

محبت کا اجر  
نمبر 3433  
ایک خطبہ  
شائع شدہ: جمعرات، 19 نومبر، 1914  
واعظ: سی۔ ایچ۔ سپرجن  
مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیونگٹن

اس نے مجھ سے دل لگایا ہے، اس لئے میں اُسے رہائی بخشوں گا؟"  
"میں اُسے بلند مقام پر رکھوں گا کیونکہ اُس نے میرے نام کو پہچانا ہے۔"  
زبور 14:91 —

یہ زبور داؤد کا لکھا ہوا ہے، اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس کے ابتدائی فقرے میں خود زبور نویس کے کلام ہیں، مگر یہاں کلام کرنے والا بدل گیا ہے۔ ان آخری تین جملوں میں خود خداوند فرماتا ہے۔ اگرچہ رُوح قدس سے معمور انسانوں کے الفاظ بھی بیش قیمت شہادت رکھتے ہیں، مگر جب خدا بذات خود اپنی زبان سے ہم سے ہمکلام ہوتا ہے، تو اس کے منہ سے نکلا ہر لفظ کس قدر عظیم وقعت رکھتا ہے

اے خدا کے پیارے فرزند، اے وہ جو یسوع پر ایمان رکھتا ہے، کیا تو یہ تصور نہیں کر سکتا کہ تیرا خدا، اپنے فضل سے معمور اور یقین دہانی بخشنے والی آواز میں تیرے بارے میں یوں فرماتا ہے:  
"چونکہ اس نے مجھ سے محبت رکھی ہے، اس لئے میں اُسے رہائی دوں گا؟"  
اور غور کر کہ وہ ان الفاظ "میں کروں گا" کو چار مرتبہ دہراتا ہے، گویا وہ اُن کو خاص تاکید سے بیان کرتا ہے۔ بے شک یہ خداوند کے لوگوں کے لئے تسلی اور تازگی کا باعث ہے۔ میری دعا ہے کہ رُوح القدس، جو تسلی دینے والا ہے، اس کلام کو بخشے اور اسے دلوں پر چسپاں کرے۔

"چونکہ"، خداوند تعالیٰ فرماتا ہے، "اس نے مجھ سے محبت رکھی ہے۔"  
ہمیں اس بات پر غور کرنا لازم ہے، کیونکہ یہ کردار کا بیان ہے۔ اگر ہم اپنے آپ کو اس میں پائیں، تو یہ ہمارے لئے خوشی کا باعث ہے؛ وگرنہ ہمیں گہری فکر مندی ہونی چاہئے۔  
کیا ہماری محبت خدا پر مرکوز ہے؟ اپنے دلوں کو پرکھو، کیونکہ یہ سوال نہایت تلخ ہے۔

اصل عبرانی عبارت ہماری اردو ترجمانی سے کہیں زیادہ شدت رکھتی ہے، اگرچہ میں یہ نہیں کہتا کہ ہماری ترجمہ ناقص ہے۔ مگر مطلب کچھ یوں ہے جیسے کوئی کسی سے محبت میں گرفتار ہو گیا ہو، جیسے مخلوق اپنے خالق کے لئے تمام جذباتی وابستگی اور فداانیت سے تڑپتی ہو، اور فانی انسان ابدی خدا سے بے پایاں محبت رکھتا ہو۔

۱

- دل کی اعلیٰ ترین محبت

"اس نے مجھ سے محبت رکھی ہے۔"  
اُس کی محبت! ایسی محبت جو دل کی ہمدردی کو بے اختیار اپنی طرف کھینچ لیتی ہے، جو خیالات کو اپنے جوش سے روشن کر دیتی ہے، جو دل کو ناقابلِ توڑ رشتے میں باندھ دیتی ہے  
ایسی محبت جو روح کو اپنی دلاویز کشش سے موم کر دیتی ہے۔  
میں چاہتا ہوں کہ تم اسے محض تصور یا خیال نہ سمجھو بلکہ اسے حقیقت جانو۔

یہ لفظ "محبت" زمین کی تمام زبانوں میں ترجمہ ہو سکتا ہے، اور ہر دور اور ہر قوم میں استعمال ہوتا ہے، لیکن صرف وہی دل اسے محسوس کر سکتے ہیں جو اس کے نغمے سے ہم آہنگ ہوں؛  
یہ صرف پاکیزہ اذہان میں بازگشت پاتی ہے۔

مگر اس کی تشریح کے لئے شاعر کا الہام، بچے کا جذبہ، شوہر یا بیوی، ماں یا باپ، دوست، غرضکہ تمام زمینی رشتے ایک جا ہونے چاہئیں تاکہ حقیقی محبت کی تصویر کھینچی جا سکے۔  
اور تب بھی، محبت پوری طرح محسوس کی جاتی ہے، بیان کم ہوتی ہے۔

اُہ! مگر یہ کیسی بلند بات ہے کہ انسان خُدا سے محبت رکھے  
، اُس کی محبت— نہ کہ کوئی سرد جذبہ  
، نہ کوئی مدہم پسندیدگی  
، نہ ہلکی سی خوشنودی  
— نہ کوئی رسمی تعظیم  
، بلکہ ایسی محبت، جو جلتے ہوئے "جنپر" کے کونلوں کی مانند ہو  
— جو بھڑک اٹھے اور شعلہ زن ہو جائے

"، اُس کی محبت خُدا پر رکھی گئی ہو"  
، جیسے دریا اپنی راہ میں سمندر کی طرف بہہ رہا ہو  
، جس کا بہاؤ بڑھتا جائے  
اور اس کا جوش بڑھتا چلا جائے۔

، اب جواب دے، اے عزیز سننے والے  
کیا تُو یہ کہہ سکتا ہے کہ تُو نے اپنی محبت خُدا پر رکھی ہے؟

، اگر ایسا ہے  
— تو تُو ایک عظیم تبدیلی سے گزر چکا ہے  
، ایک پر اسرار دگرگونی  
، کیونکہ تیرا دل فطری طور پر خُدا سے دشمنی رکھتا تھا  
اور تیرے ذہن کی خواہشات اور بدن کی خواہشیں اُس سے بیگانہ تھیں۔

، ماضی پر نظر ڈال  
، اپنے حال کو اپنے ماضی سے موازنہ کر  
اور فرق کو غور سے دیکھ  
، اگر تُو اپنی غیر نجات یافتہ حالت میں خُدا کا دشمن نہ بھی تھا  
تو بھی تُو اُس سے غافل ضرور تھا۔

خُدا تیرے خیالات میں نہ تھا۔  
تُو صبح کو بیدار ہو سکتا تھا اور رات کو آرام کر سکتا تھا بغیر اُس کا ذکر کئے؛  
، تُو اپنے کام پر جاتا، محنت کرتا  
واپس آ کر سیر و تفریح کرتا  
بغیر اُس کے نام کو یاد کئے۔  
، تُو حتیٰ کہ بیماری کے بستر پر بھی  
، دُکھ اُٹھاتے ہوئے  
، طبیب پر بھروسا رکھتا  
مگر اپنے خالق اور محافظ خُدا کی طرف رجوع نہ کرتا۔

— یہی تو تھی تیری فطری حالت  
، تیری ضدی مرضی کا جھکاؤ اور میلان  
، اور اگر خُدا کے آزاد، فیاض، ناحق، حاکمانہ، مؤثر فضل نے بیچ میں مداخلت نہ کی ہوتی  
گی میں آج تک چلتا رہتا۔ ward تو تُو اسی راہ

کیا اب تیری محبت خُدا پر مرکوز ہے؟  
، اگر ایسا ہے  
— تو پھر ایک بڑی تبدیلی تجھ پر گزر چکی ہے  
، جیسے کوئی مردہ زندہ کیا گیا ہو  
یا آدھی رات کی تاریکی یکایک دوپہر کی روشنی میں بدل گئی ہو۔

فضل کا عظیم تعجب، نجات بخش رحم کا ایک معجزہ تجھ میں واقع ہو چکا ہے۔  
، اگرچہ تُو جانتا ہے کہ اِس کا باعث کون ہے

پھر بھی آؤ، میں تیری یاددہانی کروں  
تاکہ تیری شکرگزاری بیدار ہو۔

—کیا یہ سب خُداوند کی طرف سے نہ آیا  
وہ جو مشورت میں عجیب اور کام میں بے نظیر ہے؟  
یقین رکھ

،صرف وہی جس نے تجھے پیدا کیا  
تجھے دوبارہ پیدا کر سکتا تھا۔  
،وہی آواز

،جس نے اندھیرے سے روشنی کو، اور ابتری سے نظم کو جنم دیا  
،وہی تیری باطل دلدادگیوں کو دور کر سکتی تھی  
،اور تیرے دل کو محبت سے بھرکا سکتی تھی  
اور تیری سستی اور بیزاری کی جگہ  
مقدس جوش اور عبادت گزار شوق پیدا کر سکتی تھی۔

،یقیناً خُدا کی بادشاہی تیرے نزدیک آگئی ہے  
،نجات تیرے گھر آچکی ہے  
،خُداوند نے تجھے نگاہ میں لیا اور تجھ سے کلام کیا  
،ازل کے رُوح نے تیرے کند ذہن پر سایہ کیا  
اور گویا خُدا کے منہ کی پھونک سے  
—تُو نئے سرے سے پیدا کیا گیا  
،نہ فاسد تخم سے  
،بلکہ غیر فاسد سے  
خُدا کے اُس کلام کے وسیلہ سے جو زندہ اور ابد تک قائم ہے۔

—اب سے، تُو مسیح میں ہے  
ایک نئی مخلوق۔  
،ان برکات کی قطار کو اپنے دل میں گھماتا رہ  
،تاکہ تیرا شکر خدا میں خوشی سے کھل اٹھے  
اور تیری حمد نغمگی کے ساتھ خُداوند کی طرف بلند ہو۔

کیا میں اُس حقیقت کا ذکر نہیں کر رہا  
جس کا ذکر ہر چہڑائے گئے انسان کی زبان کو  
بلندیوں میں ہوشعنا کہنے پر مجبور کر دے؟  
کیا یہ تعجب کی بات ہو گی  
اگر ہزار زبانیں ایک بلند ہللو بہ بلند کریں؟

تیری محبت خُدا کے لئے  
کوئی خود اُگی ہوئی پود نہیں۔  
،اگر تُو نے اپنی محبت اُس پر رکھی  
تو اِس لئے کہ اُس نے پہلے تجھ سے محبت رکھی۔

،اگرچہ تیری محبت بظاہر از خود اور بے جبر خُدا کی طرف گئی  
،جب اُس نے اپنے چہرہ کا نور تجھ پر چمکایا  
،اور جب تُو نے اُس کی نظر میں فضل پایا  
تو وہاں ایسی کششیں، دلربائیاں، جاذب قوتیں تھیں  
—جو تیرے ذہن کی فطرت سے ہم آہنگ تھیں  
—خُداوندی حسن کی ایسی لطیف فیندیں  
،جنہوں نے تجھے مسیح کی خوبیوں کا دیوانہ کر دیا  
اور ایسی خدائی تاثیر نے تجھے مجبور کیا کہ تُو اُس کی آواز سُنے اور ایمان لائے۔

اور اب جب تُو نے اُسے دیکھا اور جانا  
تو تُو اُسے محبت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔  
خُدا تجھ پر ظاہر ہوا ہے  
اپنے بیٹے کی ذات اور کام میں  
اور تیرا دل گرم ہو گیا  
تیری محبتیں بھڑک اٹھیں  
تیری ساری روح اُس کی طرف کھنچ گئی۔  
پس خُداوند تجھے دیکھتا ہے اور فرماتا ہے  
"اُس نے مجھ سے محبت رکھی ہے۔"

کیا تُو وہ شخص ہے جس کا ذکر خُدا کرتا ہے؟  
اگر ایسا ہے  
تو میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں  
—کہ تُو اپنے آپ سے اور اپنے خُدا سے اِس کا اقرار کر  
اب، اُس کے سب لوگوں کے سامنے۔

ہاں، "تُو کہہ سکتا ہے"  
میں اپنے خُدا سے محبت رکھتا ہوں؛"  
اب میں اُس کے بغیر جینا نہیں چاہتا  
اور نہ ہی اُس کے بغیر سوچنا پسند کرتا ہوں؛  
اور جب کسی وقت  
فکر و غم کے بوجھ سے  
میری رُوح اُس کی طرف نہ مائل ہوتی  
تو جیسے ہی بوجھ ہٹتا ہے  
میرا دل اُس کی طرف لوٹ آتا ہے  
جیسے فاختہ اپنے گھونسلے کی طرف پلٹتی ہے  
اور جیسے سوئی قطب کی طرف کانپتی ہے۔

کبھی میں اُس وقت سے زیادہ خوش نہیں ہوتا  
جب میرے خیالات میرے خُدا کے ساتھ ہوں  
اور میری رُوح میں کوئی خیال  
اِتنا اوپر نہیں ہوتا  
—جتنا یہ  
کہ وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے  
اور اِس کے سبب سے  
میں اُس کے حکم کی پیروی میں جینا چاہتا ہوں  
اُس کا جلال ڈھونڈتا ہوں  
"اور اُس کے نام کی تمجید کی کوشش کرتا ہوں۔"

اے پیارو  
مجھے اُمید ہے  
کہ اگر خُداوند یسوع تجھ سے وہی سوال کرے  
جو اُس نے اپنے خادم پطرس سے کیا  
تو تُو اُس تین بارہ سوال کا سامنا کر سکے گا  
"کیا تُو مجھ سے محبت رکھتا ہے؟"  
اور تُو پطرس کی مانند جواب دے گا  
اے خُداوند، تُو سب کچھ جانتا ہے؛"  
"تُو جانتا ہے کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔"

پس یہ جو محبت تُو رکھتا ہے  
تیری رُوح میں دن بہ دن

ایک کھانے والی آگ بنتی جائے۔  
کچھ بھی نہ آنے دے  
جو اسے بُجھائے یا اُس کی گرمی کو کم کرے۔

تیرے عمل میں کوئی ایسی بات نہ ہو  
جو اس محبت کی صداقت کو دھندلا دے۔  
کسی بُت کو اجازت نہ دے  
کہ تیرے دل کے اُس تخت پر بیٹھے  
جو خُدا نے اپنے لئے مخصوص کیا ہے۔

ہر بیگانہ کشش کے داخلے پر صدائے احتجاج بلند کر  
اور خُداوند سے منت کر  
کہ وہ تجھ سے قریب رہے  
اور ہر وہ چیز جو تیرے دل میں اُس سے رقابت پیدا کرے  
دور کر دے۔

یہ تیرا مضبوط ارادہ ہو  
خُدا کے رُوح کی قدرت سے  
کہ چونکہ تُو اُس سے محبت رکھتا ہے  
تُو اُس سے اور زیادہ محبت رکھنے کی کوشش کرے گا  
اور جب تک تیری آخری سانس باقی ہے  
تیری رُوح کی تمنا اور غالب سوچ یہی ہو گی  
— کہ خُدا تیرے دل میں سب کچھ بن جائے  
دل کا بادشاہ اور تیری محبت کا مرکز۔  
"اُس نے مجھ سے محبت رکھی ہے۔"

میری سُننا ہے کہ بعض تم میں سے کہتے ہو  
!آہ، کاش میں اُس سے محبت رکھ سکتا"  
میں آدھا خوف زدہ ہوں یہ کہنے سے  
"کہ میں واقعی اُس سے محبت رکھتا ہوں۔  
لیکن شاید  
تم ہی وہ لوگ ہو  
جو آزمائش پر پورے اُترتے تو  
مسیح کے سب سے سچے محب نکلتے۔

لیکن میں تمہاری باطنی سرگوشی سُنتا ہوں:  
اگرچہ میرے اعمال"  
مجھے یہ سوچنے پر مجبور کرتے ہیں  
کہ میں شاید اُس سے محبت نہیں رکھتا  
پھر بھی بعض اوقات  
میری رُوح کی کیفیات  
ان شکوک کو چیر کر نکلتی ہیں  
:اور جوش سے گواہی دیتی ہیں  
ہاں، اے میرے یسوع'  
میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں  
میں جانتا ہوں  
میں محسوس کرتا ہوں  
کہ تُو میرا حصہ ہے۔  
اے میرے خُدا

میں تجھ سے زیادہ محبت کرنا چاہتا ہوں  
"میں اپنے آپ کو تجھ پر نثار کرتا ہوں۔"

اے پیارو  
تُو جانتا ہے  
کہ محبت کو اُبھارنا ہمیشہ آسان نہیں ہوتا۔  
وہ دل میں ہو سکتی ہے  
مگر ساکت ہو۔

اگرچہ میں جانتا ہوں  
کہ میں نجات دہندہ سے محبت رکھتا ہوں  
پھر بھی مجھے وہ وقت یاد ہے  
جب مجھے سخت شبہ تھا  
—کہ آیا مجھ میں اُس کے لئے کوئی محبت ہے یا نہیں  
یہاں تک کہ ایک بھائی کا موعظہ سنتے وقت  
اُس کی باتوں نے میری رُوح کو اس قدر جھنجھوڑا  
کہ میرے دل میں جو محبت سوئی ہوئی تھی  
وہ بیدار ہو گئی  
اور میں نے جانا  
کہ میں واقعی اپنے خُداوند سے محبت رکھتا ہوں  
اور اُس کی سچائی میرے دل کے نہایت قریب ہے۔

اب ممکن ہے  
کہ خُدا اپنی حکمت سے کوئی واقعہ  
یا کسی ایماندار بھائی کے ساتھ کوئی معاملہ  
تیری زندگی میں لے آئے  
جس سے تیری محبت بھڑک اٹھے  
اور تُو اپنے دل میں کہہ اٹھے  
—دیکھو! وہ محبت تو اب بھی زندہ ہے"  
"مجھے ڈر تھا کہ وہ مَر چکی ہے۔

کیا تُو یاد رکھتا ہے  
کہ تُو نے پہلی بار خُدا سے کب محبت رکھی؟  
کیا تُو وہ جگہ یاد کرتا ہے  
جہاں یسوع تجھ سے ملا  
جہاں تیرے گناہ کا بوجھ تجھ سے اُتارا گیا  
اور تیری خطائیں  
موٹے بادل کی مانند اُڑا دی گئیں؟  
!آہ! اُس وقت نجات دہندہ تیرے لئے کیسا عزیز تھا  
تُو نے اپنی محبت اُس پر قائم کی۔

کیا تُو نہیں یاد کرتا  
کہ اُس کے بعد کتنی ہی بار  
تُو نے اپنے عہد کو تازہ کیا  
جب تیری رُوح نے  
اپنے بازو یسوع کی طرف پھیلائے  
اور اُس نے تیری طرف دیکھا  
—اور تُو نے اُس کی طرف  
اور تیری پہلی محبت تازہ ہو گئی؟  
!آہ! کاش کہ ایسا ابھی ہو جائے

لیکن خواہ محبت کی شعلہ بَری ہو یا نہ ہو  
محبت کے انگارے پھر بھی سلگتے رہیں  
اور تُو اپنے دل میں کہہ

ہاں، اے میرے نجات دہندہ"  
بلا شک و شبہ  
میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں  
!اور تجھ سے چمٹا رہتا ہوں  
یہ بہتر ہو  
کہ میرا دل دعا کرنا چھوڑ دے  
بجائے اس کے  
"کہ وہ تجھ سے محبت کرنا چھوڑ دے

مجھے ڈر ہے کہ یہاں کچھ ایسے بھی ہوں گے  
جو نہ تو اپنا دل خُدا پر رکھتے ہیں  
نہ ہی اس کے خواہاں ہیں۔

ایسے لوگوں سے میں بس یہی کہہ سکتا ہوں  
خُدا کرے  
کہ تمہاری موجودہ بے پروائی  
تمہارا دائمی انتخاب نہ بنے۔  
یہ ارادہ  
کہ خُدا سے  
مسیحا سے  
گناہگاروں کے نجات دہندہ سے  
—فضل کے رُوح سے محبت نہ رکھنا  
ایسا ضدی فیصلہ  
تمہیں اُن تمام برکات سے محروم کر دے گا  
جو مسیح سے محبت رکھنے والوں کو دی گئی ہیں؛

اور اُس دن جب  
"قرب کے پانی زور سے بہیں گے"  
"اور طوفان زور سے چلے گا"  
تو ہو سکتا ہے  
—کہ تمہیں افسوس ہو  
—جب کہ افسوس بے فائدہ ہو گا  
کہ تم نے اُس یسوع کو رد کر دیا  
جو ہماری جانوں کا محبوب ہے  
اور جو واحد پناہ ہے  
آنے والے قہر سے۔

تم جانتے ہو  
آخر کار وہی لوگ سب سے زیادہ خوش نصیب ہیں  
جو خُدا سے سب سے زیادہ محبت رکھتے ہیں۔  
میں بس تمہارے لئے دعا ہی کر سکتا ہوں  
کہ اُس کا رُوح تمہیں دانائی سکھائے  
تمہاری مجرمانہ بے حسی اور  
تمہاری شریر بیزاری سے توبہ کرائے  
اور تمہیں اُن لوگوں کی رفاقت میں شامل کرے  
جنہوں نے اپنی محبت خُدا پر رکھی ہے۔

اب ہمیں آگے بڑھنا ہو گا۔  
اگر ہماری محبت قائم ہے  
—تو اگلی بات جس پر ہم غور کریں گے یہ ہے

- خُدا کی محبت، محب دل پر ظاہر۔

"چونکہ اُس نے مجھ سے محبت رکھی ہے، اِس لئے میں اُسے ربائی بخشوں گا۔"  
اگر اِس وعدہ کو صحیح طور پر سمجھا جائے تو یہ انسانی استحقاق کی نہیں بلکہ خُداوندی رحم کی خوشبو رکھتا ہے۔  
اِس محبت کا پایا جانا مخلوق کے لئے کوئی فخر کا باعث نہیں  
بلکہ اِس محبت کا پیدا کیا جانا خالق کی تمجید کا باعث ہے۔

جو فضل پر فضل عطا کرتا ہے،  
وہ اپنی شفقتوں کی زنجیر میں ایک اور سنہری کڑی جوڑتا ہے جب وہ فرماتا ہے  
"میں اُسے ربائی بخشوں گا۔"

جس نرمی سے ایک ماں اپنے شیرخوار کو پیار کرتی ہے،  
یہاں تک کہ وہ ننھا بچہ اُس سے لیٹ جاتا ہے  
—اور کسی اجنبی کی آغوش میں رونے لگتا ہے  
ماں خوش ہوتی ہے، اُسے اپنے سینے سے لگا لیتی ہے  
اور کہتی ہے  
"اے پیارے، محبت بھرے بچے"  
میں تیری دیکھ بھال کروں گی  
"تجھے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔"

اسی طرح،  
جیسے ماں اپنے بیٹے کو تسلی دیتی ہے  
"ویسے ہی میں تمہیں تسلی دوں گا  
فرماتا ہے خُداوند۔

اُو، اے خُدا کے فرزندو،  
یہ مہربان کلام اپنے آسمانی باپ کے لبوں سے لو  
اور جب اِسے کھاؤ  
تو اپنی جان کو چربی سے سیر کرو  
کیونکہ فرمایا  
"میں اُسے ربائی بخشوں گا۔"

کیا اِس کا مطلب یہ نہیں  
کہ وہ تجھے تیرے سب دشمنوں اور خوفوں سے بچائے گا؟

کیا تُو طعنہ، بہتان، ظلم، جبر کا شکار ہے؟  
یا کیا تُو اُن لوگوں کی چالاکی  
مکاری،  
رنگین فریب

اور دھوکہ دہی سے ستایا جاتا ہے  
جو تجھے راہِ حق سے ہٹانا چاہتے ہیں؟

اُن کے چہرے سے خوف نہ کھا  
خواہ وہ تجھے خشمگین نظر آئیں یا مکارانہ مسکراہٹ سے لبریز  
اپنے محافظ سے چمٹا رہ  
کیونکہ خُداوند یوں فرماتا ہے  
"میں تجھے ربائی دوں گا۔"



تیرے بدترین دشمن شریر روحیں ہیں،  
جو تجھے مختلف طریقوں سے آزما سکتی ہیں  
اور تیری کمزوریوں کے مطابق اپنے وار ڈھال سکتی ہیں۔

مگر تُو خوف نہ کھا،  
کیونکہ اگرچہ  
ہوا کی سلطنت کا رئیس  
اپنے تمام آتشیں تیروں کے ساتھ  
تجھ پر حملہ کرے،  
پھر بھی وہ تجھے ہلاک نہ کر سکے گا  
:کیونکہ یہ لکھا ہے  
"چونکہ اُس نے مجھ سے محبت رکھی ہے، اس لئے میں اُسے ربائی بخشوں گا۔"

جس قدر تُو خُدا سے محبت رکھتا ہے  
وہ اُسی قدر یقینی طور پر  
تجھے زمین و جہنم کی تمام قوتوں سے بچائے گا۔

شاید تیرے وقتی دُکھ تجھے ستا رہے ہوں۔  
کیا تُو مفلس ہے  
تنہا،  
بے وسیلہ اور بے اُمید؟  
افلاس کی چبھن کو وہی جانتا ہے جو اُس میں جیتا ہے۔

کل کے لئے فکرمند ہونا بے سود ہے  
جب آج کے لئے کافی مہیا ہے۔

ہمت رکھ، اے خُداوند سے محبت رکھنے والے  
اور جب خطرہ فریب آئے  
تو اُس سے اور زیادہ چمٹ جا  
:کیونکہ یہ وعدہ تیرے آگے چلتا ہے  
"میں اُسے ربائی بخشوں گا۔"

ہاں،  
جب تیرا دستر خوان خالی ہو،  
تو بھی تیرا کھانا مقرر ہو چکا ہے  
:کیونکہ یہ لکھا ہے  
"وہ بُرے وقت میں شرمندہ نہ ہوں گے"  
اور قحط کے دنوں میں سیر ہوں گے۔

یا شاید بیماری نے چپکے سے تیرے فانی جسم کو گھیر لیا ہو  
اور آہستہ آہستہ تُو کمزور ہو رہا ہو۔

کیوں تُو کانپتا ہے  
اپنے جسمانی نقائص یا بڑھاپے کے فطری زوال سے؟  
کیونکہ تُو ہر اُس روحانی مایوسی اور جسمانی ضعف کے اثرات سے  
،ربائی پائے گا  
:جیسا کہ وعدہ ہے  
"میں اُسے ربائی بخشوں گا۔"

شاید جدائی نے تیری زندگی کی خوشیوں کو چھین لیا ہو۔  
،تُو اپنے عزیزوں کو ایک ایک کر کے کھو چکا ہے  
اور اب بھی کچھ جانے کو ہیں۔

تیرے دل میں خوف ہے  
کہ تُو عنقریب تنہا رہ جائے گا۔  
،جب سب سہارے چھن جائیں گے  
،اور تیرے گھر سے روشنی جاتی رہے گی  
تو تُو کیا کرے گا؟

کیا اُس وقت تُو اس وعدہ پر بھروسہ نہ کرے گا؟  
"چونکہ اُس نے مجھ سے محبت رکھی ہے، اس لئے میں اُسے ربائی بخشوں گا۔"

،ایسا کوئی تنگی کا راستہ یا کشمکش  
،ایسا کوئی غم یا صلیب  
،ایسا کوئی بوجھ یا مشقت  
ایسی کوئی حالیہ محرومی  
،یا آنے والی قحط  
کوئی درد یا خطرہ نہیں  
،جس سے وہ خُدا  
،جو سب کا دینے والا ہے  
،اپنے لوگوں کو نہ بچا سکے  
اور نہ بچائے گا۔

،بس تُو وعدہ پر ایمان لا  
:اور تُو اسے سچا پائے گا  
"میں اُسے ربائی بخشوں گا۔"

کیا تُو کہتا ہے  
کہ تُو سخت آزمائش میں گھرا ہے؟  
کہ تجھے بڑی سختی سے آزمایا گیا ہے؟  
کہ تیرا حال اور مقام  
خطرات سے بھرپور ہے؟  
کہ اُن کی آزمائش کے سبب  
،جن کا تجھ پر بڑا اثر ہے  
تیرے قدم لغزش کے قریب تھے؟

،زانو پر جا  
،اپنے خُدا سے فریاد کر  
،کہ وہ تجھے برداشت کا زور دے  
،اور فتح کی قوت بخشے  
،مگر بزدلانہ خوف سے نہ گھبرا  
،کیونکہ اگر تُو نے اپنی محبت خُدا پر رکھی ہے  
:تو یہ وعدہ ابدی پتھر پر کندہ ہے  
"میں اُسے ربائی بخشوں گا۔"

،تُجھے اپنے آزمائش کے وقت کے برابر فضل دیا جائے گا  
،تُو دشمن کے پھندے توڑ دے گا  
اگرچہ تُو شمشوں کی مانند  
،غزہ میں قید ہو  
،اور ہر طرف سے آزمائشوں سے گھرا ہو

پھر بھی تُو ایسے جاگے گا  
جیسے کوئی دیو تازگی پا کر اٹھے  
اور خُدا کی قوت سے  
—قلعہ کے پہاڑوں کو  
—چوکھٹ اور کواڑ سمیت  
اُکھاڑ کر لے جائے گا  
اور تیری رُوح آزاد ہو جائے گی۔

—شاید تُو کسی اور خوف کا شکار ہے  
تجھے موت کا ڈر ہے۔  
موت کوئی بچوں کا کھیل نہیں  
اور جو اُسے ہنسی میں اُڑاتا ہے  
وہ جانتا نہیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

لیکن شاید تُو  
موت کے خوف کے سبب غلامی میں ہے۔  
—اُس کے ساتھ جو اذیتیں وابستہ ہیں  
جسم کا درد  
سانس کا اُکھڑنا  
اُس کا اجنبی منظر  
ایک وسیع ابدیت  
اُس کا قریب آنا  
اور اُس پردے کا اُٹھنا  
—جو انسانی آنکھوں سے ماورا ہے  
یہ سب تجھے ہراساں کرتے ہیں۔

!آہ  
اپنے دل کو نہ گھبرا۔  
کیا تُو نے اپنی محبت یسوع پر رکھی ہے؟  
کیا تیرا دل باپ خُدا سے لپٹا ہے؟  
تو پھر بیماری کے بستر پر  
تُجھے فضل کی مدد اور شکرگزاری کی راحت ملے گی۔

جب تیرا دل نڈھال ہو  
اور تیرا جسم فنا ہو جائے  
تیری رُوح کو تقویت ملے گی  
اور تیرے باطن کو تازگی عطا ہو گی۔

بدبودار قبرستان  
فردوس کے پھولوں سے معطر ہو جائے گا  
اور تاریک قبر  
مبارک اُمید سے روشن ہو گی۔

تُو نرم باتھوں سے لے جایا جائے گا  
نہ کہ سختی سے بانکا جائے گا۔

تُو اندھیری وادیوں میں سے نرمی سے گُذارا جائے گا، اور جب ماتمی نغمہ کی نازک مگر سنجیدہ سُرور میں تُو یہ مُزدہ سُنے گا،  
"میں اُسے ربائی بخشوں گا، میں اُسے ربائی بخشوں گا،" تو تیرا دل تسلی پائے گا۔

یقیناً وہ ربائی پائے گا۔ آرمائش فتح میں بدلے گی۔ موت کا شکار فتح یاب ٹھہرے گا۔ گویا آتشی رتھ میں بٹھا کر، تُو تاریکی کے  
دیس سے شادمانی کی سرزمین کی طرف لے جایا جائے گا۔ تُو اپنے باپ اور اپنے خُدا کی طرف اُٹھایا جائے گا، اور اسیری کو

اسیر بنا کر ساتھ لے چلے گا۔ لیکن آہ! یہ وہ مضمون نہیں جسے صرف منادی میں بیان کیا جائے، بلکہ ایسا ہے جس پر خاموشی سے بیٹھ کر غور کرنا چاہیے؛ پس اے یسوع کے محب، تُو بیٹھ جا اور بار بار اُس عہد کی یقینی بات سے شادمان ہو جا جو تیرے لیے میراث کے طور پر عطا ہوئی ہے، "چونکہ اُس نے مجھ سے محبت رکھی، اِس لیے میں اُسے ربائی بخشوں گا۔

III"

خدا کا وعدہ اُس کو جو اُس کا نام جانتا ہے

"یہ اُس وعدہ کے دوسرے حصے میں ظاہر ہوتا ہے: "چونکہ اُس نے میرا نام پہچانا، میں اُسے سرفراز کروں گا۔

(JEHOVAH) یہ ایک مقدس بھید کا اظہار ہے، "اُس نے میرا نام پہچانا۔" قدیم ایام کے عبرانیوں کو یہ دستور نہ تھا کہ وہ یہوہ کے پاک نام کو اپنی معمولی گفتگو یا تحریر میں استعمال کریں۔ اپنے مقدس نوشتہ جات میں وہ اکثر "ادونای" یا "خداوند" کا لفظ لکھتے، تاکہ اُس اعلیٰ نام کی حرمت برقرار رہے۔

کئی اُمتوں کے لیے، واحد حقیقی خُدا کا مخصوص نام بالکل نا معلوم تھا، وہ تو فقط بنی اسرائیل کی زبان سے کبھی کبھار اس کا حوالہ سنتے تھے، جو اپنی امتیازی قومیت میں اُس نام کو خاص رکھتے تھے۔

اب، جو ایمان نہ رکھتے، اُن کے لیے حقیقی دینی تجربہ ایک راز ہے۔ یہ وہ راز ہے جسے جسمانی آدمی سمجھ نہیں سکتا۔ کیونکہ "خداوند کا بھید اُن کے ساتھ ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں، اور وہ اپنا عہد اُن پر ظاہر کرے گا۔" (زبور 14:25)

اُسی طرح جیسے اسرائیل میں بعض لوگ تھے جو خُدا کے نام کو نہیں جانتے تھے، جبکہ بعض اُسے "میں ہوں جو ہوں" (خروج 13:15) کے جلالی نام سے پہچانتے تھے، ویسے ہی آج بھی بعض لوگ ہیں جو خُدا کی طرف سے سکھائے گئے ہیں، اور اُس کو جانتے ہیں، جبکہ باقی بنی نوع انسان اُس سے نا آشنا ہیں۔

آئیے اب اِس مضمون کو عملی انداز میں سمجھیں۔ "اُس نے میرا نام پہچانا" اس میں علم اور معرفت شامل ہے۔ اے میری جان! کیا تُو اُس اعلیٰ سعادت میں شریک ہے جس کی بابت ہمارے عظیم شفیع نے اپنے باپ سے کہا، "یہی تو ہمیشہ کی زندگی ہے کہ وہ تجھ واحد سچے خدا کو اور اُسے جسے تُو نے بھیجا، یعنی یسوع مسیح کو جانیں؟" (یوحنا 17:3)

اے سننے والے! اپنے آپ سے پوچھ، کیا تُو اُس رفاقت کے بھید میں شامل ہے جو باپ اور اُس کے بیٹے یسوع مسیح کے ساتھ ہے؟ کیا تُو زندہ خُدا کو جانتا ہے؟ کیا تُو جانتا ہے کہ وہ ہے، اور اُس کے سوا کوئی اور نہیں؟ کیا تُو جانتا ہے کہ وہ قادر مطلق ہے، اور اس لیے تُو اُس کے حضور جھکتا ہے؟ کیا تُو جان چکا ہے کہ وہ رحیم ہے، اور اسی لیے اُس پر بھروسا رکھتا ہے؟ کیا تُو سمجھتا ہے کہ وہ عادل ہے، اور اسی لیے تُو اُس سے ڈرتا ہے؟ کیا تیری آنکھ نے اُس کے صفات کے سنگم کو دیکھا ہے، جو الوہیت کے تاج کو مکمل کرتے ہیں، اور تجھے "پاکیزگی کے جمال میں اُس کی پرستش" کرنے پر آمادہ کرتے ہیں؟

بے دین دنیا کے لیے اِس سے کچھ سروکار نہیں کہ خُدا ہے یا نہیں، اور نہ ہی اُس کی صفات کی خوبی اُن کے لیے کوئی اہمیت رکھتی ہے۔ مگر وہ جن سے خُدا محبت رکھتا ہے، اور جنہیں وہ سرفراز کرے گا، وہ اُس کے نام کو جاننے میں خوشی پاتے ہیں، اور اُس کے کاموں میں، اُس کی راہوں میں، اور اُس کے کلام میں اُس کے نام کے پوشیدہ حروف کو پہچاننے کی سعی کرتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی کا محور یہی جاننے کو بناتے ہیں کہ خُدا کون ہے۔ اُن کا باطنی نعرہ یہی ہوتا ہے: "کاش میں جان پاتا کہ اُسے کہاں پاؤں!" اور پاک رُوح اُن کی رہنمائی کرتا ہے۔

آرا، قیاسات، یا سچائی کے بارے میں محض گمان کچھ بھی نہیں۔ کیا تُو یقینی طور پر خُداوند کے نام کو جانتا ہے، یہاں تک کہ بلا تامل یہ کہہ سکتا ہے: "میں جانتا ہوں کہ میں نے کس پر ایمان لایا ہے؟" (2 تیمتھیس 1:12)

اُس نے میرا نام پہچانا" کا مطلب ہے بھروسا۔ اُس نے خُدا کے نام کو اپنی پناہگاہ بنایا، اپنے دل کا مسکن۔ اے انسان! تیری تکیہ گاہ کہاں ہے؟ تُو کس پر اعتماد کرتا ہے، وقت کے لیے اور ابدیت کے لیے؟ کیا تُو اپنی طاقت، اپنے اعمال، یا اپنی خوبیوں پر انحصار کرتا ہے؟ کیا تُو اپنی عقل، دولت، یا مرتبہ پر بھروسہ کرتا ہے؟ آہ! یہ سب سہارے جلد ہی ٹوٹ جائیں گے۔ لیکن مبارک ہے وہ شخص جو خُدا کے نام کو اپنی پناہ، اپنی قلعہ، اپنی فسیل جانتا ہے۔

خُدا کے نام کو جاننے کا مطلب تجربہ بھی ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ تم میں سے اکثر اُٹھ کر گواہی دے سکتے ہو: "خُدا کی تمجید ہو، میں اُسے اُن مصیبتوں میں جان چکا ہوں جن میں میں نے اُسے پکارا، اور اُس نے مجھے ربائی دی۔ میں نے اندھیری گھڑیوں میں اُسے ایک نہ ختم ہونے والی روشنی پایا۔ میں نے وقتِ ضرورت اُس کے فضل کے تخت کے پاس حاضری دی، اور

اُس نے مجھ پر اپنا چہرہ روشن کیا۔ میں نے اُس کے پاک کلام میں تحقیق کی، اور اُس نے اپنے منہ کے کلام سے مجھے جواب دیا۔

وہ جو فقط سُننے سے خُدا کو جانتا ہے، اُس کا علم بے وقعت ہے۔ جب تک ہم اُسے تجربے سے نہ جانیں، تب تک ہم نے درحقیقت اُسے جانا ہی نہیں۔ جو کچھ ہمارا دل اُس سے اپنی راز داری میں سیکھتا ہے، وہی حقیقی معرفت ہے۔

اے عزیز سامع، میں تجھ سے پوچھتا ہوں کہ تُو تعلیم اور تربیت کے اِس مکتب میں کہاں تک پہنچا ہے؟ ہم اِس سوال کے جواب سے پہچان لیں گے کہ تُو کون ہے اور کہاں کھڑا ہے۔ لاکھوں انسان دُنیا میں چلتے پھرتے ہیں مگر خُدا سے ہرگز ملاقات نہیں کرتے؛ مصیبت میں اُسے ڈھونڈتے نہیں۔ وہ مصیبت کے لمحہ یا درد کے جھٹکے میں اُس کا نام لے کر چلاتے ہیں، "اے خُدا! میری مدد کر!" لیکن جب اُن کی آزمائش ختم ہو جاتی ہے، وہ اُسے بھول جاتے ہیں۔

اُہ! کس قدر مختلف ہیں خُدا کے فرزند! "جو تیرے نام کو جانتے ہیں وہ تجھ پر توکل کریں گے۔" اُن کا خُدا کے حضور آنا کبھی کبھار نہیں بلکہ ایک دائمی عادت ہے۔ ایک نیک خادم ایک روز اپنے ایک ایماندار کے گھر میں بیٹھا تھا، جب اُس نے ایک فقیر عورت کو دروازہ کھٹکھٹاتے سنا۔ نیک خاتون نے دروازہ کھولا اور اُس مسکین سے کہا، "آج مجھے تنگ نہ کر، میں تجھے کچھ نہیں دینے والی۔"

اُس عورت نے جواب دیا، "بی بی! یوں نہ کہو، میں کوئی اجنبی نہیں۔ تُو مجھے خوب جانتی ہے۔ میں پچھلے سات برس سے ہر ہفتہ تیرے در پر سوال کرتی آئی ہوں۔ مہربانی کر کے مجھے خالی نہ لوٹا۔" وہ جانے کو تھی کہ خادم نے کہا، "میرے واسطے اسے کچھ دے دے، کیونکہ یہ میرے حال کی مکمل تصویر ہے۔ اِس کی التجا میری اُن دُعاؤں کی مانند ہے جو میں اپنے خُدا کے حضور پیش کرتا ہوں: "اے خُداوند، مجھ پر رحم فرما! میں کوئی نیا مانگنے والا نہیں، میں پرانا سوالی ہوں، تیری سخاوت پر سال "اُہ! سال سے تکیہ کرنے والا۔ اے خُداوند! مجھے رد نہ کر

مسیحی کی زندگی مکمل طور پر خُدا پر انحصار کی زندگی ہے۔ اُسے ہمیشہ اُس کے پاس جانا ہوتا ہے۔ ایک لمحہ بھی ایسا نہیں جب وہ خُدا کے بغیر چل سکے۔ اور یہی وہ شخص ہے جس کی بابت کلام فرماتا ہے، "اُس نے میرا نام پہچانا" — لمبے تجربہ سے اُس نے میری شفقت اور محبت پر تکیہ کرنا سیکھا ہے۔

پیارو! دیکھو اُس وعدہ کو جو ایسے شخص کے لیے کیا گیا ہے: "میں اُسے سرفراز کروں گا کیونکہ اُس نے میرا نام پہچانا۔" خُدا گویا فرماتا ہے، "اگر وہ میرے نام کو جانتا ہے، تو میں نے ہی اُسے سکھایا؛ میرے فضل نے اُسے یہ پہچان بخشی۔ اور اب جب "میں نے اُسے اتنا فضل دیا، تو میں اُسے اور زیادہ دوں گا، بلکہ اُسے جلال بخشوں گا۔ میں اُسے سرفراز کروں گا۔"

خُدا کی طرف سے سرفرازی کا کیا مطلب ہے؟ یہ بلاشبہ مرتبہ و شان کو ظاہر کرتا ہے۔ مسیحی ایک معزز شخص ہے۔ کیسے؟ کیونکہ ہر وہ شخص جسے خُدا بلند کرتا ہے، وہ اُسے اپنا فرزند گردانتا ہے، اُسے "خُدا کا وارث اور یسوع مسیح کے ساتھ وارث شریک" بناتا ہے۔

اِس دُنیا میں اُس نوجوان مرد یا عورت کو بڑا رُتبہ دیا جاتا ہے جو کسی معزز لقب یا بڑی جاگیر کا وارث ہو۔ مگر سوچو کہ اُس کی شان کیا ہو گی جو "خُدا کا وارث" ہے، جو "مسیح یسوع کے ساتھ وارث شریک" ہے؟

کسی شہزادہ یا بادشاہ کا بیٹا ہونا اکثر انسانوں کے نزدیک بڑا اعزاز سمجھا جاتا ہے۔ نسل میں شاہی خون ہونا فخر کا باعث مانا جاتا ہے۔ اگر کوئی اپنی نسل کو کسی شہنشاہ تک پہنچا سکے تو اُسے فخر ہوتا ہے۔

مگر خُدا کا فرزند، خواہ وہ اِس فقیر دُنیا میں حقیر جانا جائے، چاہے وہ ساری زندگی کسی کوٹھڑی یا تہ خانے میں رہا ہو، تیز ہوا کے تھپڑوں یا نم زمین کے قریب، وہ بادشاہی نسل کا شہزادہ ہے۔ وہ آسمانی سلطنت کے شاہی خاندان کا فرد ہے۔ وہ اونچے درباروں میں گنا جائے گا۔ شاہی خون اُس کی رگوں میں دوڑتا ہے، لیکن وہ شاہی جو لمحاتی نہ ہو، نہ وہ تاج جو آسانی سے چھینا جا سکتا ہو، بلکہ "وہ تاج جو کبھی ماند نہ ہو گا" اُس ہر شخص کا ہے جس نے خُدا سے محبت رکھی اور اُس کے نام کو پہچانا۔ وہ سرفراز کیا گیا ہے کیونکہ خُدا نے اُسے شاہی مرتبہ عطا کیا ہے۔

وعدہ کہ "میں اُسے بلند مقام پر بٹھاؤں گا" مزید یہ معنی رکھتا ہے کہ اُسے امن و امان کی جگہ دی جائے گی۔ ایماندار، جب اُس کا ایمان کامل ہوتا ہے، اپنے دشمنوں سے یوں بلند کر دیا جاتا ہے کہ وہ اُسے چھو نہیں سکتے۔ ہم نے بعض اوقات کوہِ الپس کی چوٹی پر کھڑے ہو کر وادی میں طوفان کو نیچے چلتے دیکھا، جب کہ ہمارے سروں کے اوپر آسمان بالکل صاف و روشن رہا۔ خُدا اپنے خُدام کو بلند جگہوں پر بٹھاتا ہے، یہاں تک کہ ایسی بلندی پر کہ جب اور لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ ضرور اُن کی راحت کو برباد کریں گے، تب بھی وہ آسمانی فضا کی روشنی میں مسرت سے مُسکرا رہے ہوتے ہیں، اور نیچے کے طوفان سے

مرعوب نہیں ہوتے۔ وہ کہتے ہیں، "خداوند میرا چوپان ہے، مجھے کمی نہ ہوگی۔ وہ میرے دشمنوں کے روبرو میرے آگے "دسترخوان بچھاتا ہے۔"

کتنا شاندار نظارہ ہو گا اُن فرانسیسیوں کے لیے، جو محصور شہر پیرس سے ایک غبارہ لے کر فضا میں بلند ہو گئے، اور نیچے پروشیائی سپاہیوں کو دیکھتے رہے جو بے سود اُن تک اپنی گولیوں سے پہنچنے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن وہ بہت بلند تھے۔ اور یہی مقام ہے ایماندار کا، ایمان کے وسیلہ سے۔ وہ اُس چٹان پر کھڑا ہے جو اتنی بلند ہے کہ دشمن کی سب گولیاں اُس تک نہیں پہنچ سکتیں۔ جب تک وہ خدا کے نزدیک ہے، وہ کامل طور پر محفوظ ہے۔ "میں اُسے بلند کروں گا"۔ آفتوں سے دور رکھوں گا۔ کیونکہ اُس نے میرے نام کو پہچانا ہے۔" یہ رتبہ ہے، اور یہ حفاظت۔

پھر، بلندی پر بٹھایا جانا خوشی کی علامت بھی ہے۔ جو سب سے زیادہ بلند ہے، وہی بعض اوقات سب سے زیادہ خوش نصیب ہے، کیونکہ اُس کے دل میں رضا اور قناعت بسی ہوتی ہے۔ جو شخص خدا کی مرضی سے مطمئن ہو، وہ قروشیش کے تمام خزانوں سے بڑھ کر مالا مال ہے۔ اور یہی مسیحی ہے۔

مبارک ہو اُسے جس کے گناہ معاف ہوئے، جسے کامل راستبازی منسوب کی گئی، جو خدا کے خاندان میں لے پالک بنایا گیا، جس کے ماضی کی ساری سیابی مٹا دی گئی، جس کا حال قناعت سے بھرا ہوا ہے، اور جس کا مستقبل جلال سے درخشاں ہے۔ مبارک ہو، ہاں میں کہتا ہوں، اُس شخص کو جسے مسیح کی محبت سے کوئی چیز جدا نہیں کر سکتی۔ اُس شخص کو جس کے لیے سب کچھ ہے، خواہ حال ہو یا آئندہ، اور جس کا مسیح آپ ہے، اور خدا کے سب خزانے اُس کے ہیں۔ اور اگر ایسا شخص بابرکت نہیں تو پھر برکت یافتہ کہاں پائے جائیں گے؟ اگر وہ خوش نصیبوں میں شمار نہیں کیا جائے گا، اور سب سے بلند نہیں ہوگا، تو پھر خوشی کا تصور بھی کہاں کیا جائے گا؟

بیشک، سچا مسیحی اِس فانی دنیا میں وہ خوشی رکھتا ہے جو جستی لذتوں اور دنیوی سرور سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اُسے خوش رہنا چاہیے، بلکہ ہمیشہ خوشی منانا اُس کا فرض ہے۔ دنیا دار جو کہتا ہے کہ وہ تم سے زیادہ خوش ہے، وہ محض لاف زن ہے۔ اُس کی خوشی کیا ہے؟ چند مذاق، ہنسی کے فریب، اور ہوس کی چالاکیاں۔ اُس کے سرور۔ چند لمحاتی چمکدار شعلے، جیسے کانٹے جو کچھ لمحے جل کر راکھ ہو جاتے ہیں۔

اُن کی ہنسی تمہاری حقیقی خوشی کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ وہ شاید زیادہ قبہلے لگاتے ہوں، لیکن تم میں زیادہ زندگی ہے۔ وہ اپنی روح کو ضائع کرتے ہیں، اور تم اپنی قوت کو تازہ کرتے ہو۔ اُن کی خوشی کے بعد اندھیرا ہے، لیکن تمہاری شامیں روشن صبح کی نوید ہوتی ہیں، اور تمہارا حالیہ سکون اُس دائمی راحت کا پیش خیمہ ہے۔ پس "جو کچھ تو رکھتا ہے اُسے تھامے رکھ، تاکہ "کوئی تیرا تاج نہ چھین لے۔"

چونکہ اُس نے میرے نام کو پہچانا ہے، اِس لیے میں اُسے بلند مقام پر بٹھاؤں گا۔" ہاں، اے پیارو، اُس نے ہمیں اُٹھایا ہے، اور "مسیح یسوع میں آسمانی مقاموں میں بٹھایا ہے۔ اور جلد، بلکہ بعض کے لیے تو ایسا جلد کہ کل کی مانند معلوم ہوگا، ہم فرشتگان کے درمیان ہوں گے۔ فرشتگان کے درمیان کہا؟۔ نہیں، تخت کے قریب، اُن سے بھی نزدیک۔ جہاں جبرائیل بھی نہیں بیٹھ سکتا، وہاں، خدا کے دہنے ہاتھ پر، اُس کے پہلو میں جو ہماری انسانیت کو تخت پر لیے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں وہاں بٹھائے گا۔ کیا ہمارے دل اِس خیال پر بفرط شادمانی سے نہیں پھٹ پڑتے؟ جو جہنم کی گہرائیوں کے لائق تھے، انہیں آسمان کی عزت بخشی گئی

گزشتہ ہفتے میں، دو با تین بزرگ بھائی، جو ہمارے فرقہ کے زیور تھے، دنیا سے رخصت ہو گئے۔ کچھ ایسے جن کے ساتھ میرا روحانی میل جول تھا۔ ایک عزیز بھائی، جو پچھلے ہفتے تک تندرست و توانا تھے، جن کے ہاتھ خدمت میں مشغول اور دل انجیل کی منادی سے لبریز تھا، اور وہ کلیسیا کے پاسبان تھے۔ جب اُن کے انتقال کی خبر ملی، تو مجھے پہلے سے زیادہ شدید طور پر اِس امر کا احساس ہوا کہ ہم اُس آنے والی دنیا سے کتنے قریب ہیں۔

بہت جلد، اے میرے بھائیو، تمہیں سننے کو ملے گا کہ اِس جماعت کے بعض لوگ دریا عبور کر چکے۔ کچھ چہرے جو کبھی ہمارے ساتھ عبادت کرتے تھے، اب صرف یادوں میں باقی ہیں۔ میں تصور کر سکتا ہوں کہ جب ہم عشائے ربانی کے وقت جمع ہوتے ہیں، تو اُن کی رُوحیں ہمارے درمیان موجود محسوس ہوتی ہیں۔ جب انہیں اُن کے معمول کی جگہ پر نہ پاؤں، تو حیرت ہوتی ہے کہ وہ اب وہاں کیوں نہیں؟ اور جلدی تم میں سے بھی کچھ لوگ غائب ہوں گے۔ شاید پاسبان، شاید بزرگ، شاید خدام، یا تم میں سے کوئی جن کے چہرے ہمیشہ ہماری نظروں میں رہتے ہیں۔ اور پھر تم چلے جاؤ گے! لیکن کیا ہی برکت ہو، اگر تم جلال یافتگان میں شامل ہونے کو گئے ہو، تاکہ آسمان کے ساز و آواز میں اپنی نوٹ شامل کرو، اور اُس عیدی ترانے میں نئی لے پیدا کرو

آسمانی لشکر میں اب بھی خلا ہیں، وہ ہمارے بغیر کامل نہیں ہو سکتے۔ ہم جلد ہی اکثریت کے ساتھ جا ملیں گے، جنگ آزماؤں سے فاتحوں میں بدل جائیں گے، اُن سے جو یہاں نیچے بیٹھ کر اپنی کمزوریوں پر گریہ کرتے ہیں اُن میں شامل ہو جائیں گے جو

اوپر اپنے خُداوند کو دیکھ کر خوشی مناتے ہیں کیونکہ وہ اُس کی مانند ہو گئے ہیں۔ پس آئیے، ہم اُس ملاپ کی پیش بندی کریں، اور یہاں زمینی رفاقت میں خوشی سے بھر جائیں، اُس بہتر وطن کی اُمید سے جس کی طرف ہم پردیسیوں کی مانند بڑھ رہے ہیں۔

چونکہ اُس نے مجھ سے محبت رکھی ہے، اس لیے میں اُسے رہائی دوں گا۔" یہ تمہاری اس زندگی کے لیے وعدہ ہے۔ "میں" اُسے بلند کروں گا، کیونکہ اُس نے میرے نام کو پہچانا ہے۔" یہ تمہارے آنے والے زمانے کے لیے وعدہ ہے۔

کاش! کاش یہ وعدہ تم سب کے لیے ہوتا۔ افسوس! کہ تم میں سے بعض اُس کے نام سے واقف نہیں، اور نہ اُس سے محبت رکھتے ہو۔ تمہیں یہ برکت لیے بغیر جانا ہوگا۔ لیکن تلاش کرو، اُس کے قدموں میں معافی مانگو۔ خُدا دعا سُننے کو تیار ہے، اور جب وہ "دعا مانگنے کی تحریک دے، تو وہ اُس کا جواب بھی ضرور دیتا ہے۔" خُداوند یسوع مسیح پر ایمان لا، تو نجات پائے گا۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ سٹرنجن  
پسعیہ 42: 1-6

### آیت 1۔

دیکھ، میرا بندہ جس کو میں سنبھالتا ہوں، میرا برگزیدہ، جس سے میری جان خوشنود ہے؛ میں نے اپنی روح اُس پر رکھی ہے: وہ اقوام پر عدل کو ظاہر کرے گا۔

یقیناً یہ نبوت خُداوند یسوع المسیح کے بارے میں ہے۔ غور کیجئے کہ اُسے کیا لقب عطا ہوا۔ وہ خُدا کا بندہ کہلاتا ہے۔ باپ اُسے "اپنا بندہ" کہہ کر پُکارتا ہے۔ سب بندوں سے بڑھ کر، مسیح خُدا تعالیٰ کا خادم ہے، جو بادشاہوں کا بادشاہ ہونے کے باوجود بندوں کا بندہ بننے کو راضی ہوا۔

جسے میں سنبھالتا ہوں" — یہ فقرہ دو طرح سے سمجھا جا سکتا ہے۔ بعض تراجم کے مطابق، اُسے یوں پڑھا جا سکتا ہے: "جس پر میں تکیہ کرتا ہوں" — جیسے خُداوند اپنی ساری جلال کی بھاری ذمہ داری کو مسیح پر رکھتا ہے، اور فضل کے کام کو اُس کے ہاتھوں میں سونپتا ہے۔ اگر اُسے فاعل کے طور پر پڑھا جائے تو یوں ہے: "جسے میں سنبھالتا ہوں" — اور دونوں بیان حق پر مبنی ہیں۔ خُدا مسیح پر تکیہ کرتا ہے، اور مسیح اپنی قوت خُدا سے حاصل کرتا ہے۔ وہ باہم شریک کار ہیں، اور باہم جلال پاتے ہیں۔

میرا برگزیدہ" — اس کا مطلب ہے: "میرا چُنا ہوا"، کیونکہ مسیح جیسا چُنا ہوا کوئی اور نہیں۔ وہ "میرے منتخب کردہ" بھی ہے، کیونکہ وہ انتخاب کا سردار ہے۔ ہم اُس میں بنائے عالم سے پیشتر چُنے گئے، اس لیے خُدا اُسے خاص طور پر "میرا برگزیدہ" کہتا ہے۔

جس سے میری جان خوشنود ہے" — باپ کی بیٹے میں خوشنودی لامحدود ہے۔ وہ اُس کی ذات میں مسرور ہے، اور اب اُس کے کام میں جو وہ پورا کر چکا ہے، خوش ہے۔ باپ کی ساری خوشنودی مسیح میں ہے، اور چونکہ ہم مسیح میں ہیں، وہ ہم سے بھی خوش ہے۔ اگر ہم فی الواقع مسیح کے اعضا ہیں، تو خُدا ہم سے مسیح کی خاطر راضی ہے۔ "جس سے میری جان خوشنود ہے"

میں نے اپنی روح اُس پر رکھی ہے" — یہ ظاہر طور پر یردن میں بیتسمہ کے وقت پورا ہوا۔ روح القدس بے پیمانہ اُس پر نازل ہوا اور اُس پر ٹھہرا، کیونکہ وہ ہمارے عہد کا سردار ہے۔

وہ اقوام پر عدل کو ظاہر کرے گا" — پس اے اقوام، خوشی کرو! تم اب باہر نہیں رکھے گئے۔ پہلے کلام فقط یہودیوں کے لیے آیا، مگر اب خُدا نے وہ انسان بخشا ہے، یعنی مسیح یسوع، جس نے اقوام پر عدل کو لایا۔

### آیات 2-3۔

وہ نہ چلائے گا، نہ بلند آواز کرے گا، نہ بازار میں اپنی آواز سُنائے گا۔ شکستہ سرکنڈے کو نہ توڑے گا، اور دھواں دیتی بتی" "کو نہ بجھائے گا: وہ عدل کو راستی سے ظاہر کرے گا۔

یسوع حلیم، گوشہ نشین، متواضع اور خاموش طبع تھا۔ اُس کی گواہی قوی تھی، مگر شور و غل سے خالی۔ اُس نے انسانوں سے عزت نہیں چاہی۔ وہ اکثر اُن لوگوں کو جنہیں اُس نے شفا دی، منع کرتا تھا کہ اُس کے معجزات کا چرچا نہ کریں۔ وہ ظہور سے زیادہ پس پردہ رہنا پسند کرتا تھا۔ وہ جھگڑالو نہ تھا۔ وہ فریسیوں کو، جو "دھواں دیتی بتی" تھے، فوراً نہ بجھاتا تھا۔ وہ شکستہ دلوں کے لیے کبھی سخت نہ ہوا، بلکہ ہمیشہ اُن کے ساتھ دایہ کی مانند نرمی سے پیش آیا۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ جہاں نرمی

اور خاموشی ہے، وہاں عزم کی پختگی بھی ہوتی ہے۔ شور اور کمزوری باہم ہوتے ہیں، مگر خاموشی اور قوت ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ یہی اگلی آیت میں بیان ہے۔

#### آیت 4۔

نہ ماندہ ہو گا، نہ دل شکستہ ہو گا، جب تک کہ وہ زمین پر عدل کو قائم نہ کرے: اور جزیرے اُس کی شریعت کے منتظر ہوں" گئے۔

یہ حلیم اور نرم خُداوند یسوع مسیح اپنی بادشاہی کو بڑھاتا رہتا ہے، جب تک کہ دُور دُور کے جزیرے بھی اُس کی قوت کو نہ پہچانیں، اور وہ دن اُسے جب تمام دنیا اُس کے جُوتے کے نیچے ہو۔ اے مبارک مسیح، کیسی خوشی کی بات ہے کہ جب ہم ماندہ ہوتے ہیں، تو تُو نہیں ہوتا، اور جب ہم تھک جاتے ہیں، تُو باز نہیں آتا۔ تُو ہمیشہ قائم ہے، جیسے سورج اپنی منزل سے نکلتا ہے اور اپنے مدار کو مکمل کرتا ہے۔

#### آیات 5-6۔

خُدا خُداوند یوں فرماتا ہے، جس نے آسمان کو پیدا کیا اور اُسے پھیلایا؛ جس نے زمین کو بچھایا اور جو کچھ اُس سے نکلتا ہے؛ جو اُس پر بسنے والوں کو سانس بخشتا ہے، اور اُس پر چلنے والوں کو روح عطا کرتا ہے: میں خُداوند نے تجھے صداقت سے "بُلايا، اور تیرے ہاتھ کو تھاموں گا، اور تجھے محفوظ رکھوں گا، اور لوگوں کے لیے عہد، اور قوموں کے لیے نور ٹھہراؤں گا۔

یوں خُداوند قادر مُطلق مسیح کو مامور کرتا ہے۔ وہ اعلان کرتا ہے کہ اُس کی ازلی قوت اور الوہیت مسیح کی تائید کریں گے، جب تک کہ اقوام اُس کے نور کو نہ دیکھیں، اور لوگ خُدا کے ساتھ عہد میں شامل نہ ہوں۔